تحفۃ السالکین

ناشر

خانقاہ نقشبندیہ سیفیہ امیریہ
شاہ حسن ٹاؤن بھون روڈ چکوال

تحفۃ السّالکِین

جمع وترتیب

عابد حسین شاہ پیرزادہ

ناشر

خانقاہ نقشبندیہ سیفیہ امیریہ

شاہ حسن ٹاؤن بھون روڈ چکوال

نام کتاب: تحفۃ السالکین

پہلی اشاعت: ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء

ناشر: خانقاہ نقشبندیہ سیفیہ امیریہ

شاہ حسن ٹاؤن

بھون روڈ چکوال

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ نمبر
چھ کلمے	۹
ایمان مفصل	۱۵
ایمان مجمل	۱۵
اسلامی عقیدوں کا خلاصہ	۱۶
قرآن مجید	۲۱
ایمان	۲۳
کفر و شرک	۲۳
اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے	۲۴
چند ضروری اصطلاحیں	۲۵

غسل کا سنت طریقہ	۲۸
وضو کرنے کا طریقہ	۳۱
نماز کی چھ شرطیں ہیں	۳۵
نماز میں سات چیزیں فرض ہیں	۳۶
دُعائے قنوت	۳۷
مسافر کے احکام	۳۹
مسجد کے آداب	۴۱
نمازِ حاجت	۴۵
زکوٰۃ	۴۶
زکوٰۃ کے سات مصارف ہیں	۴۸
عُشر	۵۳

روزہ ۵۴
روزہ کی شرائط ۵۷
کفارہ کا روزہ ۵۷
ان صورتوں کا بیان جن میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے ۵۸
صدقہ فطر ۵۹
اعتکاف ۶۰
فضیلت ذکر ۶۲
خاتم النبیین ۶۹
درود وسلام ۷۰
محفل میلاد شریف ۷۲

حاضر وناظر ۷۳

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۷۵

اہل بیت کرام ۷۸

اہل بیت وصحابہ کرام کی محبت ۷۹

تقلید ۸۰

اہل سنت کے چار مذاہب ۸۲

اشاعرہ اور ماتریدیہ ۸۵

بدعت ۸۶

اولیاء اللہ ۸۷

معجزہ وکرامت ۸۹

غیبت ۹۰

توبہ	۹۱
سید الاستغفار	۹۲
میانہ روی	۹۴
میت کو غسل دینے کا طریقہ	۹۵
اسقاط کا طریقہ	۹۸
عہد نامہ	۱۰۲
ایصالِ ثواب کا طریقہ	۱۰۸
عالم برزخ	۱۰۹
جنات	۱۱۰
حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام	۱۱۲
حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ	۱۱۳
خاتمہ	۱۱۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان بڑی رحمت والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

ساری تعریف اللہ کے لیے جو سارے جہانوں کا مالک ہے اور درود وسلام (ہو ہماری جانب سے) ہمارے سردار حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے تمام اہل بیت وآل واصحاب پر۔

چھ کلمے

پہلا کلمہ طیب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد ﷺ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس

کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکۡبَرُط وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ ط

پاک ہے اللہ اور ساری خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا، عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَه‘ لَا شَرِيْكَ لَه‘ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ط يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ ط وَهُوَ حَیٌّ‘ لَّايَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ وَالِاكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرِ ط وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ‘ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ساری خوبیاں، وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی بھی نہیں مرے گا۔ وہ عظمت اور بزرگی والا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں خیر ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْخَطَأً سِرًّا اَوْعَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا، خواہ جان کر یا بے جانے، چھپ کر، خواہ کھلم کھلا اور میں اُس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ اُس گناہ سے جسے میں

جانتا ہوں اور اُس گناہ سے بھی جو میں نہیں جانتا، یقیناً تو ہی ہر

غیب کو خوب جاننے والا ہے اور تو ہی عیبوں کو چھپانے والا اور

گناہوں کو بخشنے والا ہے اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت

اللہ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِّ کُفر

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ
شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ
بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ
وَالْكِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِیْمَةِ
وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَ

اَسۡلَمۡتُ وَاَقُوۡلُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ط (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ)

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں اور وہ میرے علم میں ہو اور میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اس گناہ سے جس کا مجھے علم نہیں۔ میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے۔ اور کسی پر بہتان باندھنے سے اور ہر قسم کی نافرمانی سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

میں ایمان لایا اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر کہ ہر بھلائی اور بُرائی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمادی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ

وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ ط

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے قبول کیئے اس کے تمام احکام مجھے اس کا زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین۔

اِسلامی عقیدوں کا خلاصہ

۱۔ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت اور بندگی کی جائے وہ بے پرواہ ہے کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اس کا محتاج ہے۔

۲۔ لوگوں کو ہدایت اور رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی اور رسول بھیجے ان میں سے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اللہ کے نبیوں اور رسولوں کی تعظیم کرے اور یہ عقیدہ رکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور عزت والے بندے ہیں اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں کے سردار ہیں۔

۳۔ بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں۔ یہ سب کتابیں اور صحیفے ہیں اور سب کلام اللہ ہیں اور اُن میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے

ارشاد فرمایا، سب پر ایمان ضروری ہے۔ ان کتابوں میں سب سے افضل کتاب قرآنِ عظیم ہے جو سب سے افضل رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتارا گیا اور اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ رکھی۔

۴۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک نورانی مخلوق ہیں جو نہ مرد ہیں نہ عورت وہ اللہ تعالیٰ کے معصوم اور فرمانبردار بندے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو خدا کا حکم ہوتا ہے۔ ان کی غذا اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر ہے۔

۵۔ جنّ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ یہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں۔ انسانوں کی طرح کھاتے، پیتے، جیتے اور

مرتے ہیں۔ ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر وبے
دین بھی، بُرے بھی ہیں اور بھلے بھی، ان میں جو
شریر وکافر ہوتے ہیں، اُنہیں شیطان کہا جاتا ہے۔

۶۔ جس طرح ہم لوگ پیدا ہوتے اور مرجاتے ہیں اور
ہر چیز فنا ہوتی اور مٹتی رہتی ہے ایک دن ایسا آئے گا
کہ یہ ساری دنیا فرشتے، پہاڑ، جانور، آدمی، زمین،
آسمان اور ان کے اندر کی سب چیزیں فنا ہو جائیں
گی۔ خدا کی ذات کے سوا کوئی بھی چیز باقی نہیں
رہے گی، اس کو قیامت کہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ تمام
چیزوں کو دوبارہ پیدا کرے گا۔ مردے قبروں سے

اُٹھیں گے۔ سب کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا، اس کا نام حشر ہے، پھر میزان (ترازو) قائم ہو گی اور سب کا حساب کتاب ہو گا۔ مسلمان و کافر اور نیک و بد کے تمام اعمال تولے جائیں گے اور اُن کے اچھے بُرے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، اچھے آدمی جنت میں داخل کئے جائیں گے اور کافر دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

۷۔ جہنم کے اُوپر ایک پل ہے جسے "صراط" کہتے ہیں۔ یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ سب لوگوں کو اُسی پر سے گزرنا ہو گا۔ جنت

میں جانے کا یہی راستہ ہے۔

۸۔ دنیا میں جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اللہ تعالیٰ کو اس کا علم پہلے ہی تھا۔ ان تمام باتوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے مطابق لکھ دیا، اور جو کچھ لکھ دیا وہی ہوگا اُس میں بال برابر فرق نہ آئے گا، اسے "تقدیر" کہتے ہیں۔

قرآن مجید

قرآن مجید اللہ کا کلام ہے جو اس نے سب سے افضل رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا، اس میں جو کچھ

بھی لکھا ہے اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔

قرآن مجید پڑھنے کے آداب میں سے ہے کہ سنت یہ ہے کہ تلاوت پاک جگہ میں ہو۔ تلاوت کرنے والے کو چاہیے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور نہایت عاجزی اور انکساری سے سر جھکا کر اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھے۔ پڑھنے سے پہلے منہ کو خوب صاف کر لے کہ بد بو باقی نہ رہے۔ اونچے تکیہ یا رحل پر رکھے اور تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھے۔ بلا وضو قرآن کو ہاتھ لگانا گناہ ہے اور سننے والا خاموش اور دل لگا کر سنے۔

ایمان

سچے دل سے ان تمام باتوں کی تصدیق کرنا جو ضروریات دین سے ہیں، اسے ایمان کہتے ہیں یا یوں سمجھو کہ جو کچھ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اپنے رب کے پاس سے لائے، خواہ وہ حکم ہو یا خبر، ان سب کو حق جاننا اور سچے دل سے ماننا ایمان کہلاتا ہے اور جو شخص ایمان لائے اسے مومن و مسلمان کہتے ہیں۔

کفر و شرک

نبی کریم ﷺ جو کچھ اپنے رب کے پاس سے

لائے، ان میں سے کسی ایک بات کو بھی نہ ماننا کفر ہے۔ اور شرک کے معنی ہیں خدا کے سوا کسی اور کو واجب الوجود یا مستحق عبادت جاننا یعنی خدا کی خدائی میں دوسرے کو شریک کرنا، اور یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

۱۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

۲۔ نماز قائم کرنا۔

۳۔ زکوٰۃ دینا۔

۴۔ ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

۵۔ حج کرنا۔

چند ضروری اِصطلاحیں

۱۔ **فرض**: وہ بات کہ بے اس کے کئے آدمی بری الذمہ نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت میں ہے تو وہ عبادت بے اس کے باطل و معدوم ہوگی۔ اس کا چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔

۲۔ **واجب**: وہ کہ بے اس کے کئے بھی بری الذمہ

ہونے (چھٹکارا پانے) کا احتمال ہے مگر غالب گمان اس کی ضرورت پر ہے اور اگر کسی عبادت میں اس کا بجا لانا درکار ہو تو عبادت بے اس کے ناقص رہے۔ کسی واجب کا ایک بار بھی قصداً چھوڑنا گناہ صغیرہ ہے اور چند بار چھوڑنا گناہ کبیرہ۔

۳۔ **سنت مؤکدہ:** وہ جس کو حضور ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو البتہ کبھی ترک بھی فرمادیا ہو (نہ کیا ہو) یا وہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا بہت بُرا۔ یہاں تک کہ جو اس کے چھوڑنے کی عادت ڈال لے وہ عذاب کا مستحق ہے۔

۴۔ **سنت غیر مؤکدہ**: وہ کہ اس کا چھوڑنا شریعت کو پسند نہیں۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ بطور عادت ہو عتاب کا موجب نہیں۔

۵۔ **مستحب**: وہ جس کا کرنا شریعت کو پسند ہے مگر نہ کرنے پر کچھ ناپسندی نہ ہو۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

۶۔ **حرام قطعی**: یہ فرض کا مقابل ہے۔ اس کا ایک بار بھی قصداً کرنا گناہ کبیرہ و فسق ہے اور بچنا فرض و ثواب۔

۷۔ **مکروہ تحریمی**: وہ کہ اس کے کرنے

سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور نہ کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے اور چند بار اس کا کرنا گناہ کبیرہ ہوتا ہے۔

۸۔ **مکروہ تنزیہی**: وہ جس کا کرنا شریعت کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس کے کرنے پر عذاب آئے۔

غسل کا سنت طریقہ

غسل کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر استنجے کی جگہ دھوئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو۔ پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اُس کو

ڈور کرے پھر نماز کا سا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے، ہاں اگر چوکی وغیرہ پر یا پکے فرش پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑے خصوصاً جاڑے میں۔ پھر تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر پانی بہائے پھر بائیں مونڈھے پر تین مرتبہ، پھر سر اور تمام بدن پر تین بار، پھر جائے غسل سے الگ ہو جائے اور وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولے اور نہانے میں قبلہ رُخ نہ ہو۔ تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور مَلے اور ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو ناف سے گھٹنے تک بدن چھپانا ضروری ہے۔ کسی قسم کا کلام نہ کرے نہ کوئی دُعا پڑھے۔ عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے نہانے کے فوراً

بعد کپڑے پہن لے۔

غسل کے تین فرائض ہیں اگر ان میں سے ایک میں بھی کمی ہوئی تو غسل نہ ہوگا

۱۔ منہ بھر کلی کرنا۔

۲۔ ناک میں پانی چڑھانا۔

۳۔ تمام بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پرزے پر پانی بہانا۔

وضو کرنے کا طریقہ

وضو کرنے کے لیے پاک صاف اُونچی جگہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھو اور ثواب پانے کے لیے خدا کا حکم بجا لانے کی نیت سے بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع کرو پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھوؤ پھر مسواک کرو۔ مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مانجھ لو پھر تین مرتبہ چلو میں پانی لے کر تین بار کلیاں کرو کہ ہر بار منہ کے اندر ہر پرزے پر پانی بہہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کر لو تو پھر تین چلّو سے تین بار ناک میں پانی چڑھاؤ کہ جہاں تک نرم حصہ ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہہ جائے۔ دونوں کام داہنے ہاتھ سے کرو اور بائیں

ہاتھ سے ناک صاف کرو پھر تین مرتبہ منہ دھوؤ، منہ دھونے
میں ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالو کہ اُوپر کا بھی کچھ
حصہ دُھل جائے۔ یاد رکھو کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر پانی کا
چلو ڈال کر سارے منہ پر ہاتھ پھیر لینے سے منہ نہیں دھلتا اور
وضو نہیں ہوتا۔ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور
ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک دھونا چاہیے۔ پھر
کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ اس طرح دھوؤ کہ کہنیوں سے
ناخنوں تک کوئی جگہ ذرہ بھر بھی دُھلنے سے نہ رہ جائے۔ ورنہ
وضو نہیں ہوگا۔ پہلے داہنا ہاتھ تین بار اور پھر بایاں ہاتھ تین بار
دھونا چاہیے پھر ہاتھ پانی سے تر کر کے پہلے سر کا پھر کانوں کا

پھر گردن کا مسح کرو، مسح صرف ایک ایک مرتبہ کرنا چاہیے، پھر دونوں پاؤں پہلے داہنا پھر بایاں، ٹخنوں سمیت تین تین بار دھو لو۔

سر کا مسح

انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے سوا دونوں ہاتھوں کی آخری تین تین اُنگلیاں ملا لو اور پیشانی کے اُوپر سے بیچ کے حصہ میں گُدی تک اس طرح لے جاؤ کہ ہتھیلیاں سر سے دُور رہیں پھر دونوں ہتھیلیوں کو گُدی سے پیشانی کی طرف مَلتے ہوئے واپس لاؤ، یہ سر کا مسح ہوا، پھر کلمہ کی اُنگلی کا پیٹ کان

کے اندر پھیرو اور انگوٹھے کے پیٹ کانوں کے پیچھے پھیرو، یہ کانوں کا مسح ہوا، پھر دونوں ہاتھوں کی پیٹھ گردن پر پھیر لو، یہ گردن کا مسح ہو گیا، اور گلے کا مسح کرنا بدعت یعنی بُری بات ہے۔

وضو سے فارغ ہو کر یہ دُعا

پڑھو: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ط۔ (الٰہی تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کر دے) اور بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لو اور آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر کلمہ شہادت اور سورۃ "انا انزلناہ" پوری پڑھ لو ثواب پاؤ گے۔

نماز کی چھ شرطیں ہیں

۱۔ نجاست سے نمازی کے بدن کا پاک ہونا۔

۲۔ نمازی کے کپڑوں اور جگہ کا پاک ہونا۔

۳۔ مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک کا بدن کا حصہ چھپانا۔

۴۔ استقبال قبلہ۔

۵۔ وقت۔

۶۔ نیت۔

نماز میں سات چیزیں فرض ہیں

۱۔ تکبیر تحریمہ

۲۔ قیام

۳۔ قرأت

۴۔ رکوع

۵۔ سجدہ

۶۔ قعدہ اخیرہ

۷۔ خروج یعنی سلام

دُعائے قنوت

جو وتر کی تیسری رکعت میں سورت کے بعد رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر اور "اللہ اکبر" کہہ کر پڑھی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْ مِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ

عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ؕ

الٰہی ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور بھلائی کے ساتھ تیری ثنا کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا کرتے ہیں اور اس شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیری نافرمانی کرے اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے اور تیری طرف دوڑتے ہیں۔ ہم تیری رحمت کے اُمیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

جو دُعائے قنوت نہ پڑھ سکے

یہ دُعا پڑھے: رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؀

مسافر کے احکام

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ تک متصلاً جانے کے ارادے سے بستی سے باہر ہوا۔ مسافت سفر تین منزلیں یعنی تقریباً ترانوے کلومیٹر ہے۔ اگرچہ سفر ہوائی جہاز سے مختصر وقت میں پورا ہو جائے۔

شرعی مسافر کے لئے احکام بدل جاتے ہیں۔ نماز کا

قصر ہو جانا، روزہ نہ رکھنے کا مباح ہو جانا، موزوں کے مسح کی مدت کا تین دن تک بڑھ جانا، جمعہ، عیدین اور قربانی کا اس کے ذمہ لازم نہ رہنا وغیرہ۔

نماز میں قصر کا مطلب ہے کہ چار رکعت والے فرض کو دو پڑھنا، اگر قصداً چار رکعت پڑھے گا تو گناہ گار اور مستحق عذاب ہے کہ واجب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے۔ سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور رواداری کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔

مسجد کے آداب

مسجد میں ان آداب کا لحاظ رکھنا چاہیے:

(۱) جب مسجد میں داخل ہو تو سلام کرو بشرطیکہ جو لوگ وہاں موجود ہیں، وہ ذکر و درس میں مشغول نہ ہوں۔

(۲) وقت مکروہ نہ ہو، تو دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرو۔

(۳) ذکر کے سوا آواز بلند نہ کرو۔

(۴) دنیا کی کوئی بات مسجد میں نہ کرو، مسجد میں کلام کرنا نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے۔

(۵) لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگو۔

(۶) جگہ کے متعلق کسی سے جھگڑا نہ کرو۔

(۷) اس طرح نہ بیٹھو کہ دوسروں کے لئے جگہ میں تنگی ہو۔

(۸) نمازی کے آگے سے نہ گزرو۔

(۹) انگلیاں مت چٹکاؤ۔

(۱۰) ذکر الٰہی کی کثرت کرو۔

(۱۱) وضو کرنے کے بعد پانی کی ایک چھینٹ بھی فرش پر نہ گرنے دو۔

(۱۲) کھڑے ہو کر تکبیر نہ سنو کہ مکروہ ہے بلکہ اقامت

کہنے والا جب حَیَّ عَلَى الصَّلٰوۃ کہے اُس

وقت کھڑے ہو۔

(۱۳) مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کرو کہ آواز آہستہ نکلے۔ اسی طرح کھانسی، ڈکار اور جماہی کو ضبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حتی الامکان آواز دبائی جائے۔

(۱۴) قبلہ کی طرح پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے مسجد میں کسی طرف نہ پھیلاؤ کہ خلافِ آدابِ دربار ہے۔

(۱۵) مسجد میں ڈورنا یا زور سے قدم رکھنا یا فرشِ مسجد پر کوئی شے مثلاً لکڑی، چھتری، پنکھا وغیرہ دور سے چھوڑ دینا یا پھینک دینا، اس کی سخت ممانعت ہے۔

مسجد میں کھانا، پینا، سونا، اعتکاف کرنے والے اور
پردیسی کے سوا کسی کو جائز نہیں۔ لہٰذا اگر کوئی شخص مسجد میں کھانا
یا سونا چاہتا ہے تو وہ بہ نیت اعتکاف مسجد میں داخل ہو اور ذکر
کرے یا نماز پڑھے اس کے بعد وہ کام کر سکتا ہے۔ نیت
اعتکاف یہ ہے: بِسْمِ اللّٰہِ دَخَلْتُ وَعَلَیْہِ
تَوَکَّلْتُ وَنَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ۔ اور ماہِ
رمضان میں روزہ افطار کرنے کے لیے اگر خارجِ مسجد کوئی
جگہ ایسی ہو کہ وہاں افطار کریں جب تو مسجد میں افطار نہ کریں
ورنہ داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لیا کریں۔ اب
افطار کرنے میں حرج نہیں مگر اس بات کا اب بھی لحاظ کرنا ہوگا

کہ مسجد کا فرش یا چٹائیاں خراب نہ ہوں۔

نمازِ حاجت

جب کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو دو یا چار رکعت

نفل بعد نماز عشاء پڑھے۔

حدیث میں ہے، پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور تین

بار آیۃ الکرسی پڑھے۔ اور باقی تین رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور

قل ھو اللہ، قل اعوذ برب الفلق، اور قل

اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے۔ تو یہ ایسی ہیں

جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ پھر اپنی حاجت کا

سوال کرے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس کی حاجت روا ہوگی۔

زکوٰۃ

مال کے ایک حصہ کا جو شریعت نے مقرر کیا ہے، مخصوص مسلمان فقیر کو مالک کر دینے کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔

زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے چند شرائط ہیں:

۱۔ مسلمان ہونا۔

۲۔ بالغ ہونا۔

۳۔ عاقل ہونا، پاگل پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

۴۔ آزاد ہونا، غلام پر زکوٰۃ نہیں۔

۵۔ مال بقدر نصاب ہونا۔

۶۔ مال کا پورے طور پر مالک ہونا یعنی اس پر قبضہ بھی ہو۔

۷۔ نصاب کا قرض سے بچا ہوا ہونا۔

۸۔ نصاب کا حاجت اصلیہ یعنی ضروریات زندگی سے فارغ ہونا۔

۹۔ مال کا نامی ہونا یعنی بڑھنے والا۔

۱۰۔ نصاب پر ایک سال کامل گزر جانا۔

اور زکوٰۃ ادا کرنے کی شرط و رکن ہے کہ فقیر و مستحق کو

اس کا مالک بنائے، لہٰذا فقیروں کو کھانا کھلانا، مردہ کی تجہیز و تکفین، مسجد کی تعمیر، میت کا قرض ادا کرنا، پل، سرائے، سبیل یا سڑک بنوا دینا، ہسپتال تعمیر کرنا، کنواں کھدوا دینا کافی نہیں، کہ یہ مال فقیر کی مِلک میں نہ گیا۔

زکوٰۃ کے سات مصارف ہیں

۱۔ فقیر، وہ شخص جس کے پاس کچھ مال ہے مگر اتنا نہیں کہ نصاب کو پہنچ جائے۔

۲۔ مسکین، جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک وہ کھانے اور بدن چھپانے کے لئے اس کا محتاج ہے

کہ لوگوں سے سوال کرے۔

۳۔ عامل، جسے بادشاہ اسلام نے زکوٰۃ اور عشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو۔

۴۔ غلام کو رہا کرانا، لیکن اب نہ غلام ہیں اور نہ اس مد میں اس رقم کے صرف کرنے کی نوبت آتی ہے۔

۵۔ مقروض، یعنی قرض سے برباد ہونے والوں کی ادائیگی میں مدد واعانت۔

۶۔ فی سبیل اللہ، راہ خدا میں خرچ کرنا، مثلاً محتاج شخص جہاد میں جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس مال نہیں۔ طالب علم کہ علم دین پڑھنا چاہتا ہے اس کو زکوٰۃ

دے سکتے ہیں کہ یہ بھی راہ خدا میں دینا ہے۔ یونہی ہر نیک کام میں زکوٰۃ کا مال صرف کرنا فی سبیل اللہ ہے، جب کہ اس میں تملیک پائی جائے۔

۷۔ ابن السبیل، وہ مسافر جس کے پاس مال نہ رہا اور وطن سے دور پردیس ہے، شریعت نے ایسی صورت میں اسے اختیار دیا کہ وہ مال زکوٰۃ لے سکتا ہے اگرچہ اس کے گھر مال موجود ہے مگر اس قدرے جس سے حاجت پوری ہوجائے۔

مدرسہ اسلامیہ اگر صحیح اسلامیہ خاص اہل سنت کا ہو تو اس میں مال زکوٰۃ اس شرط پر دیا جا سکتا ہے کہ مدرسہ کا مہتمم

اس مال کو جدا رکھے اور خاص تملیک فقیر کے مصارف میں صرف کرے۔ مدرسین یا دیگر ملازمین کی تنخواہ اس سے نہیں دی جاسکتی۔

زکوٰۃ صرف تین چیزوں پر ہے:

۱۔ سونا چاندی، کیسے ہی ہوں پہننے کے ہوں یا برتنے کے یا رکھنے کے۔

۲۔ چرائی پر چھوڑے جانور۔

۳۔ تجارت کا مال۔

باقی کسی چیز پر زکوٰۃ نہیں۔

سونے چاندی میں وزن کا اعتبار ہے قیمت کا لحاظ

نہیں۔ تین قسم کے ایسے جانوروں کی زکوٰۃ فرض ہے جو سال کے اکثر حصہ میں چر کر گزر کرتا ہو اور اس سے مقصود صرف دودھ لینا یا نسل بڑھانا یا شوقیہ پرورش و فربہ کرنا ہو۔

۱۔ اونٹ

۲۔ گائے

۳۔ بکری

بھینس اور بیل گائے کے حکم میں اور بھیڑ، دنبہ، بکری کے حکم میں داخل ہے۔

تجارت کی کوئی چیز جب اس کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب کو پہنچے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

عُشر

زمین سے ایسی چیز پیدا ہوئی جس کی زراعت سے مقصود، زمین سے منافع حاصل کرنا ہے۔ تو اس میں پیداوار کی زکوٰۃ فرض ہے اور اس زکوٰۃ کا نام عشر ہے۔ ہر قسم کے غلے مثلاً گیہوں، جو، جوار، باجرہ، دھان، اور ہر قسم کے میوے مثلاً اخروٹ، بادام اور ہر قسم کی ترکاریاں مثلاً خربوزہ، تربوز، ککڑی، بینگن، سب میں عشر واجب ہے۔ تھوڑا پیدا ہو یا زیادہ۔ اکثر صورتوں میں یہ دسواں حصہ فرض ہے، مگر بعض صورتوں میں بیسواں حصہ لیا جائے گا۔

عشر کے مصارف وہی ہیں جو مصارف زکوٰۃ ہیں۔

روزہ

روزہ کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ فرض، پھر فرض کی دو قسمیں ہیں، ایک فرض معین اور دُوسری فرض غیر معین۔ فرض معین جیسے رمضان مبارک کے روزے جو اس ماہ میں ادا کیے جائیں۔ اور فرض غیر معین جیسے رمضان کے روزوں کی قضا و کفارے کے روزے۔

۲۔ واجب: اور واجب روزوں کی بھی دو قسمیں ہیں، ایک واجب معین اور دُوسرے واجب غیر معین۔ واجب معین جیسے نذر و منت کا وہ روزہ جس کے لئے

وقت معین کرلیا ہواور واجب غیر معین جس کے لئے

وقت معین نہ ہو۔

۳۔ نفلی روزے: جیسے عاشورا محرم اور اس کے ساتھ

نویں کا روزہ۔ ایام بیض یعنی ہر قمری مہینے میں

تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں تاریخ کا روزہ۔

عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ۔ عیدالفطر کے بعد چھ

روزے۔ صوم داؤد علیہ السلام یعنی ایک دن روزہ

ایک دن افطار۔ پیر اور جمعرات کا روزہ۔

پندرہویں شعبان کا روزہ۔ ان کے علاوہ اور بھی

روزے ہیں جن کا ثواب احادیث میں وارد ہوا

ہے۔ اور ان نفلی روزوں میں کچھ مسنون ہیں اور کچھ مستحب۔

۴۔ مکروہ تنزیہی: جیسے صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنا کہ یہودیوں کا سا روزہ ہے۔ نیروز اور مہرگان کے روزے کہ آتش پرستوں میں رکھے جاتے تھے۔ صوم دھر یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا۔ صوم سکوت یعنی ایسا روزہ جس میں کچھ بات نہ کرے۔ صوم وصال کہ روزہ رکھ کر افطار نہ کرے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھ لے۔

۵۔ مکروہ تحریمی: جیسے عید الفطر، بقر عید اور ایام تشریق

یعنی ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ، تیرہ تاریخ کے روزے۔

روزہ کی شرائط

روزہ دار کا عاقل و بالغ ہونا اور عورت کے لئے پاک صاف ہونا، روزہ کے لئے شرط ہے۔

کفارہ کا روزہ

روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک باندی یا

غلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے تو پے در پے ساٹھ روزے رکھے۔ یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ مساکین کو بھر پیٹ دونوں وقت کھانا کھلائے۔

ان صورتوں کا بیان جن میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

سفر، حمل، بچہ کو دودھ پلانا، مرض، بڑھاپا، خوف ہلاکت، اکراہ، نقصانِ عقل، جہاد۔ یہ سب روزہ نہ رکھنے کے لئے عذر ہیں کہ اگر ان وجوہ میں سے کسی وجہ سے کوئی روزہ نہ

رکھے تو گناہ گار نہیں۔

صدقہ فطر

یہ رمضان مبارک کے روزوں کا صدقہ ہے تاکہ لغو اور بے ہودہ کاموں سے روزہ کی طہارت ہو جائے اور ساتھ ہی غریبوں، ناداروں کی عید کا سامان بھی اور روزوں سے حاصل ہونے والی نعمتوں کا شکریہ بھی۔

صدقہ فطر ہر مسلمان آزاد مالک نصاب پر جس کا نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو، واجب ہے۔ اس میں عاقل، بالغ اور مالِ نامی شرط نہیں۔ نابالغ اور مجنون اگر مالک

نصاب ہیں تو ان پر صدقہ فطر واجب ہے ان کا ولی ان کے مال

سے ادا کرے۔

صدقہ فطر نماز عید سے قبل ادا کر دینا چاہیے کہ یہی

مسنون ہے۔

اعتکاف

مسجد میں اللہ کے لئے بہ نیت عبادت ٹھہرنا اعتکاف

ہے یا یہ کہ مسجد میں تقرب الی اللہ کی نیت سے قیام کرنے کو

اعتکاف کہتے ہیں۔اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ واجب، کہ اعتکاف کی منت مانی یعنی زبان سے

کہا۔ محض دل میں ارادہ سے واجب نہ ہوگا۔

۲۔ سنت مؤکدہ، کہ رمضان کے پورے عشرہ اخیرہ میں کیا جائے۔

۳۔ ان دو کے علاوہ اور جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب و سنت غیر مؤکدہ ہے۔

اعتکاف کی چند شرائط یہ ہیں:

۱۔ نیت اعتکاف۔

۲۔ مسلمان ہونا۔

۳۔ عاقل ہونا۔

۴۔ ایسی مسجد میں اعتکاف کرنا جہاں امام و موذن مقرر ہوں۔

۵۔ عورت کا پاک ہونا۔

۶۔ جنابت سے پاک ہونا۔

۷۔ اعتکاف کی منت مانی تو اس کے لئے روزہ دار ہونا۔

فضیلت ذِکر

تین آیات:

(۱) فَاذْكُرُونِى اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْلِى وَلَا تَكْفُرُوْنِ۔ (سورۃ ۲، آیت ۱۵۱)

لہذا تم میرا ذکر کرو، میں تمہارا چرچا کروں گا، اور میرا شکرادا کرتے رہو اور میری ناشکری نہ کرو۔

(۲) وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ (سورۃ ۳، آیت ۴۱)

آپ صبح وشام کثرت سے اللہ کا ذکر کریں اور ہر عیب سے اس کی پاکی بیان کریں۔

(۳) اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

(سورۃ ۱۳، آیت ۲۸)

سنو! دل اللہ کے ذکر سے ہی مطمئن ہوتے ہیں۔

(انوار القرآن فی ترجمۃ معانی القرآن)

تین احادیث

"عَن عَبدُ اللّٰـه بن بُسر اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰـه صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وَسلم اِنَّ شَرَائِعَ الاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِی بِشَیٌّ اَسْتَنّ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ"۔

(ابن ابی شیبہ واحمد وترمذی وغیرھم)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک صاحب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ شریعت کے احکام تو میرے لئے بہت سارے ہیں۔ مجھے کوئی ایک

ایسی چیز بتلادیجئے کہ جس کو میں اپنا معمول اور مشغلہ بنالوں' تو

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے ذکر سے تو اپنی زبان کو

ہر وقت تر رکھ۔

"عَنْ اَبِی الدَّرْدَاء رضی اللہ عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَیَبْعَثَنَّ اللّٰہ

اَقْوَامًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ وُجُوْھِھِمُ النُّوْرِ،

عَلٰی مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ یَغْبِطُھُمُ النَّاسُ، لَیْسُوا

بِاَنْبِیَاءَ وَلَا شُھَدَاءَ۔ قال فجثا اَعْرَابِیٌّ علٰی

رَکْبَتَیہ فقال یَا رَسُوْلَ اللّٰہ حَلِّ ھِمُ لَنَا

نَعۡرِفُهُمۡ قَالَ هُمُ الۡمُتَحَابُّوۡنَ فِی اللّٰهِ مِنۡ قَبَائِلِ شَتّٰی وبلادٍ شَتّٰی یَجۡتَمِعُوۡنَ عَلٰی ذِکۡرِ اللّٰهِ یَذۡکُرُوۡنَه"۔ (اخرجہ الطبرانی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ البتہ ضرور بہ ضرور اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو قیامت کے دن اس حال میں اُٹھائے گا۔ کہ ان کے چہرے نور علی نور ہوں گے۔ اور وہ موتیوں کے ممبروں پر ہونگے۔ اور لوگ انہیں دیکھ کر رشک کر رہے ہوں گے۔ حالانکہ نہ وہ نبی ہوں گے، نہ شہید۔ فوراً ایک اعرابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بارے آگاہ فرمائیں تا کہ ہم

جان لیں ان کو۔ تو فرمایا کہ وہ آپس میں محبت صرف اللہ کے لئے کریں گے۔ حالانکہ وہ مختلف خاندانوں اور مختلف شہروں سے آکر اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوں گے۔ اور مل کر اللہ کا ذکر کریں گے۔

"عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَومَ الْقِیَامَةِ اَیْنَ اُوْلُوْ الْاَلْبَابِ۔ قَالُوْا اَیُّ اُوْلُوْ الْاَلْبَابِ تُرِیْدُ۔ قَالَ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهِ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ

وَيَتَفَكَّرُونَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ عُقِدَ لَهُمْ لِوَاءٌ فَاتَّبَعَ الْقَوْمُ لِوَاءَهُمْ وَقَالَ لَهُمْ اُدْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ"۔

(اخرجه الاصبهانی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت ایک آواز دینے والا پکارے گا کہ عقل مند لوگ کہاں ہیں۔ وہ پوچھیں گے کہ عقل مندوں سے آپ کی کیا مراد ہے۔ تو فرمائے گا کہ وہ لوگ، جو اللہ کا ذکر کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے کرتے

تھے۔ یعنی ہر حال میں ذکر الٰہی کرتے تھے۔ اور زمینوں،
آسمانوں کے بنائے جانے میں غور و فکر کرتے تھے۔ اور کہتے
کہ اے اللہ پاک آپ نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں
بنایا۔ تیری ذات پاک ہے۔ لہٰذا ہمیں آگ کے عذاب سے
بچائیو۔ پھر ان (ذاکرین) کیلئے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا۔
جس کے پیچھے یہ سب لوگ جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے
گا کہ ہمیشہ کیلئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (برکات ذکر)

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاتم النبیین یا ختم المرسلین کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ

نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا۔ حضور
کے زمانہ میں یا بعد میں کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ آپ کی ذات
پاک پر نبوت کا خاتمہ ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی
نئی نبوت کا دعوئی یا اقرار یا اس کی تصدیق کرنے والا زندیق و
مرتد ہے۔

درود وسلام

عمر بھر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے۔
اور ہر جلسہ ذکر میں درود شریف پڑھنا واجب، خواہ خود نام
اقدس لے یا دوسرے سے سنے۔ اور اگر مجلس میں مثلاً سو بار
ذکر مبارک آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہیے۔ اگر نام

اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت اس کے بدلہ کا پڑھ لے۔

درود شریف مکمل وہ ہے جس میں صلاۃ وسلام دونوں ہوں کہ آیت میں درود و سلام دونوں ہی کے پڑھنے کا حکم ہے۔

قرآن نے کوئی صیغہ خاص درود شریف کا مقرر نہ کیا' تو ہر وہ صیغہ درود شریف پڑھنا جائز ہے جو درود وسلام کا جامع ہو۔

درود شریف کی جگہ صلعم یا ؐ اور علیہ السلام کی بجائے عم یا ؑ لکھنا ناجائز وحرام ہے۔

محفل میلاد شریف

میلاد شریف کی حقیقت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

ولادت پاک کا واقعہ بیان کرنا۔ محفل شریف کے واقعات۔ نور

محمدی کے کرامات، نسب نامہ یا شیر خوارگی اور حضرت حلیمہ رضی

اللہ عنہا کے یہاں پرورش حاصل کرنے کے واقعات بیان کرنا

اور حضور علیہ السلام کی نعت پاک نظم یا نثر میں پڑھنا سب اس

کے تابع ہیں۔ اب واقعہ ولادت خواہ تنہائی میں پڑھو یا مجلس جمع

کر کے اور نظم میں پڑھو یا نثر میں کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر جس

طرح بھی ہو اس کو میلاد شریف کہا جاوے گا۔ محفل میلاد

شریف منعقد کرنا اور ولادت پاک کی خوشی منانا۔ اس کے ذکر

کے موقعہ پر خوشبو لگانا۔ گلاب چھڑکنا۔ شیرینی تقسیم کرنا غرضیکہ خوشی کا اظہار جس جائز طریقہ سے ہو وہ مستحب اور بہت ہی باعث برکت اور رحمت الٰہی کے نزول کا سبب ہے۔

حاضر و ناظر

جہاں تک ہماری نظر کام کرے وہاں تک ہم ناظر ہیں اور جس جگہ تک ہماری دسترس ہو کہ تصرف کرلیں وہاں تک ہم حاضر ہیں۔ آسمان تک نظر کام کرتی ہے وہاں تک ہم ناظر، یعنی دیکھنے والے ہیں مگر وہاں ہم حاضر نہیں۔ کیونکہ وہاں دسترس نہیں۔ اور جس حجرے یا گھر میں ہم موجود ہیں

وہاں حاضر ہیں کہ اس جگہ ہماری پہنچ ہے۔ عالم میں حاضر و ناظر کے شرعی معنیٰ یہ ہیں کہ قوت قدسیہ والا ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالم کو اپنی ہتھیلی کی طرح دیکھے اور دور قریب کی آوازیں سنے یا ایک آن میں تمام عالم کی سیر کرے اور صدہا کوس پر حاجتمندوں کی حاجت روائی کرے۔ یہ رفتار خواہ صرف روحانی ہو یا جسم مثالی کے ساتھ ہو یا اُسی جسم سے ہو جو قبر میں مدفون یا کسی جگہ موجود ہے ان سب معنیٰ کا ثبوت بزرگانِ دین کے لئے قرآن وحدیث واقوال علماء سے ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

جس نے ایمان کی حالت میں حضور ﷺ کو دیکھا ہو اور ایمان پر اُس کی وفات ہوئی ہو اُسے صحابی کہتے ہیں۔

تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آقائے دو عالم ﷺ کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔ ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ تمام صحابہ کرام جنتی ہیں وہ جہنم کی بھنک نہ سنیں گے۔ اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے۔ قیامت کی سب سے بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی۔ فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ کے ہر صحابی کی یہ شان قرآنِ عظیم ارشاد فرماتا

ہے تو صحابہ کرام میں سے کسی کی کسی بات پر گرفت اللہ و رسول

کے خلاف ہے۔ اور کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی

کے رُتبہ کو نہیں پہنچتا۔ ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی یا

کسی کے ساتھ بد عقیدگی، گمراہی ہے اور ایسا شخص جہنم کا مستحق

ہے۔

انبیاء و مرسلین کے بعد خدا کی ساری مخلوق سے افضل

صدیق اکبر ہیں، پھر فاروقِ اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولےٰ علی

رضی اللہ عنہم۔ یہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے

بعد آپ کے خلیفہ ہوئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام مسلمانوں کے اتفاق سے

خلیفہ برحق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ہوئے۔ اسی لیے یہ خلیفہ اول کہلاتے ہیں، ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم دوسرے خلیفہ ہوئے ان کی شہادت کے بعد حضرت عثمان غنی تیسرے خلیفہ ہوئے ان کے بعد حضرت مولا علی مشکل کشا چوتھے خلیفہ ہوئے۔ پھر چھ مہینہ کے لیے حضرت امام حسن خلیفہ ہوئے۔ ان حضرات کو خلفاء راشدین اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور کی سچی نیابت (قائم مقامی) کا پورا حق ادا فرما دیا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضور کے اہل بیت حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے نسب اور قرابت کے وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔ ان اہل بیت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات یعنی آپ کی بیبیاں، ہم مسلمانوں کی مقدس مائیں، اور چاروں بیٹیاں و تمام بیٹے، اور حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء، حضرت مولا علی مشکل کشا اور حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب داخل ہیں۔

اہل بیت وصحابہ کرام کی محبت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آل اور اصحاب سے محبت اور ان دونوں کے ادب و تعظیم کو لازم جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ تو جس طرح اہل بیت کرام کی محبت کے بغیر آدمی مسلمان نہیں رہ سکتا اسی طرح صحابہ کرام کی محبت کے بغیر بھی ایمان قائم نہیں رہ سکتا۔ دل میں ان دونوں کی محبت و عقیدت کو جگہ دینا فرائض دین سے ہے اور دونوں کی تعظیم و تکریم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر میں داخل ہے۔

تقلید

تقلید کے شرعی معنیٰ ہیں کسی کے قول و فعل کو اپنے
لئے حجت بنا کر دلیل شرعی پر نظر کئے بغیر مان لینا، یہ سمجھ کر کہ وہ
اہل تحقیق سے ہے اور اس کی بات شرعاً محقق اور قابل اعتماد
ہے۔ جیسا کہ ہم مسائل شرعیہ میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا قول و فعل اپنے لئے دلیل سمجھتے ہیں اور دلائل شرعیہ
میں نظر نہیں کرتے۔ تقلید کرنا واجب ہے اور تقلید کرنے والے
کو مقلد کہتے ہیں، جیسے ہم لوگ امام اعظم ابو حنیفہ کے مقلد
ہیں۔

شرعی مسائل تین طرح کے ہیں:

۱۔ عقائد: جن کا سمجھ لینا اور دل میں راسخ و محفوظ کر لینا ضروری ہے اور چونکہ یہ اصول دین ہیں اس لئے ان میں کوئی ترمیم و تنسیخ اور کمی بیشی بھی نہیں۔ عقائد میں کسی کی تقلید جائز نہیں۔

۲۔ وہ احکام جو قرآن و حدیث سے صراحۃً ثابت ہیں، کسی مجتہد کے اجتہاد یا قیاس کو ان کے ثبوت میں کوئی دخل نہیں۔ مثلاً پنج وقتہ نماز اور روزہ ماہِ رمضان، حج، زکوٰۃ وغیرہ فرائض اور ایسے ہی دیگر احکام۔ اور جو احکام قرآن و حدیث سے صراحۃً

ثابت ہیں ان میں بھی کسی کی تقلید روا نہیں۔

۳۔ وہ احکام جو قرآن یا حدیث سے استنباط و اجتہاد کر کے نکالے جائیں۔ اس تیسری قسم میں غیر مجتہد پر تقلید واجب ہے اور مجتہد کے لئے تقلید منع۔

اہل سنت کے چار مذاہب

سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے چاروں فقہی مذاہب، حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی کے اماموں کے نام اور لقب یہ ہیں:

۱۔ حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ

عنہ، آپ کا لقب ابو حنیفہ ہے، شہر کوفہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں ۱۵۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ فقہ کے بانی ہیں۔ آپ کے مقلد حنفی کہلاتے ہیں اور اسلامی دنیا کا بیشتر حصہ آپ ہی کے مذہب کا پیرو ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آپ کی ملاقات ہوئی۔

۲۔ حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مدینہ منورہ میں ۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور وہیں پر ۱۷۹ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کے مقلد مالکی کہلاتے ہیں۔

۳۔ حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

آپ کا لقب شافعی ہے، شہر عسقلان فلسطین میں ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۰۴ھ میں قاہرہ میں وفات پائی۔ آپ امام مالک کے شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ کے مقلد شافعی کہلاتے ہیں۔

۴۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بغداد میں ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے وہیں ۲۴۱ھ میں وفات پائی۔ خلق قرآن کا فتنہ اُٹھا تو آپ نے کلمہ حق کا حق ادا کیا۔ آپ کے مقلد حنبلی کہلاتے ہیں۔

اشاعرہ اور ماتریدیہ

اُصول عقائد میں کسی کی تقلید جائز نہیں، ہاں بعض فروعی عقائد میں تقلید ہو سکتی ہے۔ اس بنا پر خود اہل سنت میں دو گروہ ہیں:

ماتریدیہ، کہ حضرت امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تابع ہیں۔ اور اشاعرہ، کہ حضرت امام شیخ ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے تابع ہیں اور یہ دونوں جماعتیں اہل سنت ہی کی ہیں اور دونوں حق پر ہیں، آپس میں صرف بعض فروع کا اختلاف ہے۔

بدعت

بدعت اس نئی چیز کو کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین میں نکلی ہو۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں، ایک بدعت ضلالت جس کو بدعت سیئہ بھی کہتے ہیں اور دوسری بدعت محمودہ جس کو بدعت حسنہ بھی کہتے ہیں۔

بدعت سیئہ وہ نو پید بات ہے جو قرآن و حدیث اور اجماع امت کے مخالف ہو یا یوں کہنا چاہیے کہ جو نو پید بات کسی ایسی چیز کے نیچے داخل ہو جس کی برائی شرع سے ثابت ہے تو وہ بری اور بدعت سیئہ ہے اور یہ مکروہ یا حرام ہے۔

بدعت حسنہ وہ نو پید بات یا نئی چیز ہے جو کتاب اللہ

اور حدیث رسول اللہ اور اجماع امت کے مخالف نہ ہو، یہ بدعت محمود یا بدعت حسنہ کہلاتی ہے۔ یا یوں سمجھو کہ جو نئی بات کسی ایسی چیز کے نیچے داخل ہو جس کی خوبی شرع سے ثابت ہے، تو وہ اچھی بات اور بدعت حسنہ ہے اور یہ بدعت مستحب بلکہ سنت و واجب تک ہوتی ہے۔

اولیاء اللہ

اللہ تعالیٰ کے وہ خاص ایمان والے مسلمان بندے جو اللہ و رسول کی محبت میں اپنی خواہشوں کو فنا کر دیتے ہیں اور ہمیشہ خدا اور رسول کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف

رہتے ہیں، اولیاء اللہ کہلاتے ہیں۔

جب تک عقل سلامت ہے کوئی ولی کیسے ہی بڑے مرتبہ کا ہو، احکام شریعت کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا اور جو اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھے ہرگز ولی نہیں ہو سکتا، تو جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ گمراہ ہے۔

ہاں آدمی مجذوب ہو جائے اور اس کی عقل زائل ہو جائے تو اس سے شریعت کا قلم اُٹھ جاتا ہے۔ مگر یہ بھی سمجھ لو کہ جو اس قسم کا ہوگا وہ شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا۔

اولیاء اللہ سے مدد مانگنا جسے استمداد اور استعانت کہتے ہیں بلاشبہ جائز ہے۔ یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے

ہیں چاہے وہ کسی بھی جائز لفظ کے ساتھ ہو، ان کو دور و نزدیک سے پکارنا سلف صالحین کا طریقہ ہے۔

بزرگان دین، اولیاء و صالحین کے مزارات پر غلاف ڈالنا جائز ہے جبکہ یہ مقصود ہو کہ صاحب مزار کی وقعت عوام کی نظروں میں پیدا ہو، ان کا ادب کریں اور ان سے برکات حاصل کریں۔

معجزہ و کرامت

وہ عجیب و غریب کام جو عادتاً ناممکن ہیں، اگر نبی و رسول اللہ سے ظاہر ہوں تو ان کو معجزہ کہتے ہیں۔ اور اولیاء اللہ

سے جو بات خلاف عادت صادر ہو اسے کرامت کہتے ہیں۔

کرامت اولیاء حق ہے، اس کا منکر گمراہ ہے۔

غیبت

کسی کو غائبانہ طور پر بُرا کہنا جبکہ اس میں بُرائی نہ ہو غیبت کہلاتی ہے، ایسے ہی کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی یا عیب بیان کرنا غیبت ہے۔ یہ عادت اچھی نہیں کیونکہ ایسا کرنے سے دلوں میں بغض اور کینہ جنم لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے غیبت سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ غیبت بہت ہی بڑا گناہ ہے، اس لئے اس سے بچنے کے لئے بہت سخت تاکید کی گئی ہے۔ کسی کے

خاندان، حسب نسب، لباس، رہائش، اقوال و افعال، چال ڈھال، گفتگو، غرضیکہ انسان میں ظاہری یا باطنی طور پر عیب نکالنا جس سے انسان کو دلی دُکھ ہو، غیبت کے زمرے میں شامل ہے۔ اس لئے غیبت کے گناہ سے ہر مسلمان مرد، عورت اور چھوٹے، بڑے کو بچنا چاہیے۔

توبہ

توبہ کی اصل رجوع الی اللہ ہے، یعنی خدا کی فرمانبرداری و اطاعت کی طرف پلٹنا۔ اس کے تین رکن ہیں۔

پہلا: گناہ کا اعتراف۔

دُوسرا: گناہ پر ندامت۔

تیسرا: گناہ سے باز رہنے کا قطعی ارادہ۔

اور اگر گناہ قابل تلافی ہو تو اس کی تلافی بھی لازم

ہے۔

سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ

یا اللہ تو میرا رب ہے، نہیں کوئی معبود مگر تو نے مجھے پیدا کیا

وَاَنَا عَبۡدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهۡدِكَ وَوَعۡدِكَ

اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں

مَا اسۡتَطَعۡتُ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شَرِّمَا

اپنی طاقت کے موافق میں پناہ مانگتا ہوں تیری اپنی بدکاریوں

صَنَعۡتُ اَبُوۡٓءُ لَكَ بِنِعۡمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوۡٓءُ

سے۔ اور تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار

بِذَنۡبِیۡ فَاغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ فَاِنَّهٗ لَایَغۡفِرُ

کرتا ہوں تو مجھے میرے گناہ بخش دے پس تیرے سوا کوئی

الذُّنُوۡبَ اِلَّآ اَنۡتَ ○

گناہ نہیں بخشتا۔

میانہ روی

ہر کام میں توازن اور تناسب سے چلنے کو میانہ روی

کہا جاتا ہے۔ میانہ روی کے لئے اعتدال کا لفظ بھی استعمال

ہوتا ہے۔

کسی بھی عمل یا کام میں تین چیزیں ظاہر ہیں۔

پستی، درمیان اور بلندی۔ ابتدا یعنی پستی اور انتہا یعنی بلندی

ہمیشہ قائم نہیں رہتیں، ان دونوں کا درمیانی راستہ اعتدال ہے،

اعتدال ہمیشہ قائم رہتا ہے۔

اعتدال تقاضائے فطرت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ہر

بنائی ہوئی چیز میں اعتدال ہے اور اس کارخانہ حیات کا نظام

میانہ روی پر ہی قائم دائم ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے بھی اعتدال کی راہ پسند فرمائی ہے کیونکہ اعتدال سے ہر کام میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔ دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل ہوتی ہے۔ خوشحالی اور سکون کی دولت ہمیشہ میسر رہتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک سیرت، خوش خلقی اور میانہ روی نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔

میت کو غسل دینے کا طریقہ

میت کو غسل دینا یعنی نہلانا فرض کفایہ ہے کہ بعض لوگوں نے غسل دیا تو سب سے ساقط ہو گیا۔

میت کو نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس تختے پر

نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں،

یعنی جس چیز میں وہ خوشبو سلگتی ہے اسے اتنی بار اس کے گرد

پھرائیں اور اس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی

کپڑے سے چھپا دیں۔ اور مستحب یہ ہے کہ جس جگہ غسل دیں

وہاں پر پردہ کرلیں کہ نہلانے والے اور اس کے مددگار کے سوا

دوسرا نہ دیکھے۔

اب نہلانے والا جو باطہارت ہو اپنے ہاتھ پر کپڑا

لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے، پھر نماز کا سا وضو کرائے، مگر میت

کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں

پانی ڈالنا نہیں ہے، لہٰذا پہلے میت کا منہ اور پھر کہنیوں سمیت
دونوں ہاتھ دھوئیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر پاؤں دھوئیں۔ اور
کوئی کپڑا یا روئی بھگو کر دانتوں، مسوڑھوں، ہونٹوں اور نتھنوں
پر پھیر دیں۔ اس کے بعد سر اور داڑھی کے بال گل خیرو یا بیسن
یا کسی اور چیز مثلاً پاک صابن، اسلامی کارخانہ کا بنا ہوا سے
دھوئیں ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے۔ پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر
سر سے پاؤں تک بیری کے پتے جوش دیا ہوا پانی بہائیں کہ تختہ
تک پہنچ جائے، پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر اسی طرح کریں، ورنہ
خالص نیم گرم پانی بھی کافی ہے۔ پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور
نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے دھو

ڈالیں پھر سے وضو وغسل نہ دیں۔ آخر میں سر سے پاؤں تک کا

فور کا پانی بہائیں اور اس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے

آہستہ پونچھ لیں۔ جبکہ میت کے سارے بدن پر ایک مرتبہ

پانی بہانا فرض اور تین بار سنت ہے۔

عورت مر جائے تو اس کا شوہر نہ اسے نہلا سکتا ہے نہ

چھو سکتا ہے۔ جبکہ دیکھنے، جنازہ کو کندھا دینے اور قبر میں

اتارنے کی ممانعت نہیں۔

اسقاط کا طریقہ

اسقاط کا طریقہ یہ ہے کہ میت کی عمر معلوم کی جاوے

اس میں سے نو سال عورت کے لئے اور بارہ سال مرد کے لئے
نابالغی کے لئے نکال دو۔ اب جتنے سال بچے اس میں حساب
لگاؤ کتنی مدت تک وہ بے نمازی یا بے روزہ رہا۔ یا نمازی
ہونے کے زمانہ میں کس قدر نمازیں اس کی باقی رہ گئی ہیں کہ نہ
وہ پڑھی اور نہ قضا کیں اس لئے زیادہ سے زیادہ اندازا لگالو۔
جتنی نمازیں حاصل ہوں فی نماز ۵ ۱/۷ روپے اٹھنی بھر گیہوں
خیرات کر دو۔ یعنی جو فطرہ کی مقدار ہے وہ ہی ایک نماز کے
فدیہ کی، وہ ہی ایک روزے کی۔ تو ایک دن کی چھ نمازیں، پانچ
فرض اور ایک وتر واجب ان کا فدیہ تقریباً بارہ سیر گندم ہوئے۔
اور ایک ماہ کی نمازوں کا فدیہ ۹ من گندم تقریباً اور سال کی

نمازوں کا ۱۰۸ من گندم ہوتا ہے۔ اب اگر کسی کے ذمہ دس

بیس سال کی نمازیں ہیں تو صد ہا من غلہ خیرات کرنا ہوگا۔ شاید

کوئی بڑا دیندار مالدار تو یہ کر سکے مگر غربا سے ناممکن۔ ان کے

لئے یہ طریقہ ہے کہ ولی میت بقدر طاقت گندم یا اس کی قیمت

لے مثلاً ایک ماہ کی نمازوں کا فدیہ ۹ من تھا تو ۹ من گندم یا اُس

کی قیمت لے اور کسی مسکین کو اس کا مالک کردے وہ مسکین یا تو

دوسرے مسکین کو یا خود مالک کو بطور ہبہ دے دے۔ وہ پھر اس

فقیر کو صدقہ دے۔ ہر بار کے صدقہ میں ایک ماہ کی نمازوں کا

فدیہ ادا ہوگا۔ بارہ بار صدقہ کیا۔ ایک سال کا فدیہ ادا ہوا۔ اسی

طرح چند بار گھمانے میں پورا فدیہ ادا ہو جائے گا۔ نمازوں

کے فدیہ سے فارغ ہوکر اسی طرح روزہ اور زکوٰۃ کا فدیہ ادا کر

دیں رحمت الٰہی سے امید ہے کہ میت کی مغفرت فرمادے۔

اسقاط کا یہ طریقہ صحیح ہے۔

پنجاب میں جو عام طور پر مروج ہے کہ مسجد سے

قرآن پاک کا نسخہ منگایا۔ اس پر ایک روپیہ رکھا اور چند لوگوں

نے اس کو ہاتھ لگایا پھر مسجد میں واپس کر دیا اس سے نمازوں کا

فدیہ ادا نہ ہوگا۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ قرآن کی کوئی قیمت

ہی نہیں۔ لہٰذا جب قرآن شریف کا نسخہ خیرات کر دیا سب

نمازوں کا فدیہ ادا ہوگیا مگر یہ غلط ہے۔ کیونکہ اس میں اعتبار تو

قرآن کے کاغذ، لکھائی چھپائی کا ہے، اگر دو روپیہ کا نسخہ ہے تو

دو روپیہ کی خیرات کا ثواب ملے گا۔ ورنہ پھر وہ مالدار جن پر
ہزار ہا روپیہ سالانہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے وہ کیوں اتنا خرچ
کریں صرف ایک قرآن پاک کا نسخہ خیرات کر دیا کریں۔
غرضیکہ یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔

عہد نامہ

قبر میں غلاف کعبہ و شجرہ یا عہد نامہ یا بزرگان دین
کے تبرکات رکھنا، نیز کفن یا پیشانی پر انگلی یا مٹی یا کسی چیز سے
عہد نامہ یا کلمہ طیبہ لکھنا جائز اور میت کی بخشش کا وسیلہ ہے۔
اگر میت کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھا تو

امید ہے کہ اللہ اس کی بخشش کر دے اور اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ دُعا یہ ہے:

لا اِلٰہَ الا اللّٰہ وَاللّٰہ اکبر۔ لا اِلٰہَ الاّ اللّٰہُ وَحدَہ، لَاشَرِیکَ لَہ، ۔ لَا اِلٰہَ الاّ اللّٰہُ لَہُ الُمُلك وَلَہُ الُحمَدُ۔ لا اِلٰہَ الاّ اللّٰہُ وَلَا حَوُلَ وَلَا قُوَّۃ اِلاّ باللّٰہِ العَلِیّ العَظِیُمِ۔

یہ دُعا یا عہد نامہ یا شجرہ ایک کاغذ پر ہو تو میت کے سر کی طرف قبر میں طاقچہ بنا کر اس میں رکھیں۔

عہد نامہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اے میرے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے

عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ

والے غائب اور حاضر کے جاننے والے

الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ

تو نہایت مہربان بخشش والا ہے الٰہی! میں اس

اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ

دنیاوی زندگی میں تیرے ساتھ عہد و اقرار کرتا

الدُّنْيَا وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّآ

ہوں اور اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا قابل پرستش

اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، وَاَشْهَدُ

کوئی نہیں تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور میں اس بات کی گواہی

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ،

دیتا ہوں کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں

فَلَا تَكِلْنِىْٓ اِلٰى نَفْسِىْ، فَاِنَّكَ اِنْ

پس تو مجھے میرے نفس پر نہ چھوڑ کیونکہ اگر تو مجھے

تَكِلْنِىْٓ اِلٰى نَفْسِىْ تُقَرِّبْنِىْ اِلَى

میرے نفس کے حوالے کر دیگا تو مجھے

الشَّرِّوَ تُبَاعِدْنِىْ مِنَ الْخَيْرِ، وَاَنِّىْ

شر کے قریب اور نیکی سے دور کر دے گا اور مجھے تو صرف

لَآ اَثِّكِلُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ

تیری رحمت کا آسرا ہے پس اپنے ہاں بھی

لِّىْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْهِ اِلٰى يَوْمِ

میرا عہد کر دے جسے روز قیامت تک

الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ط

پورا کرے، تو ہرگز عہد کی خلاف ورزی نہیں کرتا

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ

اور خیر الخلق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

اور آل و اصحاب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل

اَجْمَعِيْنَ ط بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ

ہواے رحم کرنیوالوں میں سب سے بڑے رحم کرنیوالے اپنی

الرّٰحِمِيْنَ ○

رحمت سے (میری التجا قبول فرما)

ایصالِ ثواب کا طریقہ

ایصالِ ثواب جسے عرف میں فاتحہ یا اولیائے کرام کو

جو ایصالِ ثواب کرتے ہیں اُسے تعظیماً نذر و نیاز کہتے ہیں کہ

اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سورۂ

فاتحہ و آیۃ الکرسی ایک بار اور تین یا سات یا گیارہ بار سورۂ

اخلاص اور اوّل آخر تین تین یا زائد بار درود شریف پڑھے۔

اس کے بعد ہاتھ اُٹھا کر عرض کرے کہ الٰہی! میرے اس پڑھنے

پر (اور اگر کھانا کپڑا وغیرہ بھی ہوں تو ان کا نام بھی شامل کرے

اور کہے کہ میرے اس پڑھنے اور ان چیزوں کے دینے پر) جو

ثواب مجھے عطا ہو اُسے میرے عمل کے لائق نہ دے بلکہ

اپنے کرم کے لائق عطا فرما اور اُسے میری طرف سے فلاں ولی اللہ (مثلاً حضور پُرنور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بارگاہ میں نذر پہنچا اور اُن کے آباء کرام و مشائخ عظام و اولاد و مریدین اور محبین اور میرے ماں باپ اور فلاں اور فلاں اور سیدنا آدم علیہ السلام سے روز قیامت تک جتنے مسلمان ہو گزرے یا موجود ہیں یا قیامت تک ہوں گے سب کو اس کا ثواب پہنچا"۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لے۔

عالمِ برزخ

دُنیا و آخرت کے درمیان ایک اور عالَم ہے جسے

برزخ کہتے ہیں۔ مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام
انس و جن کو حسب مراتب اس میں رہنا ہے اور یہ عالم اس دنیا
سے بہت بڑا ہے۔ برزخ میں کسی کو آرام ہے کسی کو تکلیف۔
مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدنِ انسان کے ساتھ باقی
رہتا ہے اگرچہ روح جسم سے جدا ہوگئی مگر بدن پر جو گزرے گی
روح ضرور اس سے آگاہ و متاثر ہوگی، جس طرح حیات دنیا
میں ہوتی ہے بلکہ اس سے زائد۔ عذاب و ثواب، روح اور جسم
دونوں پر ہوتا ہے۔

جنّات

جنات ایک طرح کی مخلوق ہے جو انسانوں سے

پہلے اس کرہ ارض میں آباد کی گئی۔ یہ مخلوق آگ سے پیدا کی گئی
ہے اور اس کے جسم لطیف ہیں اس لئے یہ ظاہری آنکھ سے نظر
نہیں آتی۔ جنات بالکل انسانوں ہی کی طرح ہیں ان کی
پیدائش کا سلسلہ بھی نسل در نسل ہے۔ جنات انسانوں کی طرح
کھاتے پیتے ہیں اور انہیں موت بھی آتی ہے۔ جنات کو بھی
اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی طرح کافی قوت عطا فرما رکھی ہے کہ
وہ جو شکل چاہیں اختیار کر سکتے ہیں، یہاں تک کہ لطیف مخلوق
ہونے کے باعث انسانوں کے جسم میں بھی داخل ہو جاتے
ہیں۔ جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا گیا ہے۔ جنات کے
لئے شرع محمدی کی پابندی لازم ہے، کیونکہ قیامت کے دن ان

کا بھی حساب ہوگا اور انہیں بھی جزا یا سزا ملے گی۔

حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں میں زندہ ہیں۔ قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے، دوبارہ دُنیا میں تشریف لائیں گے۔ اسلام کی مدد اور اعانت فرمائیں گے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی ہونے کا شرف حاصل کریں گے۔ چالیس سال زمین میں امامت دین و حکومت عدل آئین فرمائیں گے۔ نکاح فرمائیں گے، اولاد ہوگی پھر وصال پائیں گے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہوں گے۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ

قیامت کے قریب اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں
سے ایک برگزیدہ شخصیت حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی ہو
گی۔ وہ خلیفہ برحق ہوں گے اور امت مسلمہ میں پھر نئے
سرے سے اسلامی روح بیدار کریں گے۔ ان کا اسم گرامی محمد،
والد کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہو گا اور نسباً حضرت فاطمۃ
الزہراء کی اولاد سے ہوں گے۔ ان کی خلافت کا آغاز اس
وقت ہو گا جبکہ عمر چالیس برس کی ہو گی۔ طواف کعبہ میں
مصروف ہوں گے، حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان آپ
کی خلافت کا اعلان ہو گا۔ آپ کی خلافت سات یا آٹھ یا نو

سال ہوگی اس کے بعد وصال ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی پیدائش اور عمر طبعی ہوگی۔

خاتمہ

تمام احباب سورۃ بقرہ اول و آخر، سورۃ یٰسین، سورۃ ملک، اور آخری دس سورتیں کم از کم زبانی یاد کریں۔ اور مکتبہ محمدیہ سیفیہ لاہور کا شائع کردہ کتابچہ "معمولات سیفیہ" بھی زیر مطالعہ رکھیں۔ اور اسلامی تعلیمات کی مزید تفصیلات جاننے کے لئے مذکورہ ذیل تین آسان و عام فہم کتب خود پڑھیں اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دیں۔

۱۔ جاء الحق، از مولانا احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، شائع کردہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

۲۔ سُنی بہشتی زیور، از مفتی محمد خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ علیہ، شائع کردہ نوری بک ڈپو لاہور۔

۳۔ ہمارا اسلام، از مفتی محمد خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ علیہ، شائع کردہ فرید بک سٹال لاہور۔

مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ امیریہ غوثیہ للبنات

بمقام: چھمبی نزد چوآ سیدن شاہ

زیر سرپرستی: دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ

زیر اہتمام: پیر طریقت صاجزادہ حسنین محمود شاہ نقشبندی۔

قرآن کریم ناظرہ وحفظ، درس نظامی، ابتدائی اسلامی تعلیمات کورسز، مڈل تا اعلیٰ تعلیم، تزکیہ نفس وتربیت کا اہتمام۔ رہائش اور خوراک، باپردہ ماحول۔

داخلہ: یکم مارچ

زکوٰۃ، عشر، صدقات، ہدایا ونذر، قربانی کی کھالیں، راشن اور تعمیری میٹریل کی فراہمی وتعاون کی درخواست۔

پیر طریقت صاحبزادہ حسنین محمود شاہ، زیب آستانہ نقشبندیہ سیفیہ امیریہ، شاہ حسن ٹاؤن بھون روڈ چکوال کی سرپرستی میں ماہانہ محافل

☆ بمقام: مسجد مرکزی آستانہ شاہ حسن ٹاؤن

عیسوی مہینہ کے دوسرے جمعہ کو نماز سے قبل مثنوی مولانا روم کا درس، اور نماز جمعہ کے بعد ماہانہ محفل، نیز ہر جمعہ کی نماز کے بعد محفل۔ اور ہفتہ وار محفل ذکر برائے حضرات بروز اتوار بعد نماز مغرب۔

☆ بمقام: رہائش گاہ محلہ لائن پارک چکوال
عیسوی مہینہ کے دُوسرے جمعہ کو دس تا دو بجے
برائے خواتین۔

☆ بمقام: رحمانیہ مسجد چوآسیدن شاہ
عیسوی مہینہ کی آخری جمعرات کو نماز مغرب
کے بعد۔

☆ بمقام: نقشبندی مرکز تترال کہون نزد چوآسیدن شاہ
عیسوی مہینہ کی پہلی جمعرات کو نماز مغرب کے بعد
برائے مرد۔
اور پہلے اتوار کو صبح دس بجے تا نماز ظہر
برائے خواتین۔

☆ بمقام: وَٹلی نزد چوآ سیدن شاہ

گیارہویں شریف، صبح دس بجے تا نماز ظہر

برائے خواتین۔

اور نماز مغرب کے بعد، برائے مرد۔

☆ آستانہ امیریہ سیفیہ نقشبندیہ کراچی

سیکٹر 9/EI مکان نمبر 578 نیو سعید آباد

بلدیہ ٹاؤن کراچی

رابطہ: ظفر اقبال 0333-2261659

علاوہ ازیں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سالانہ محافل برائے خواتین بمقام محلہ لائن پارک اور مرکزی آستانہ پر برائے مرد حضرات، نیز شب معراج، شب برأت، لیلۃ القدر، وغیرہ کی مناسبت سے اور پانچ محرم کو ذکرِ شہداء کربلا نیز صاحبزادہ صاحب کی والدہ ماجدہ کے عرس کی تقریب بھی مرکزی آستانہ میں اور عارفہ کاملہ دادی صاحبہ کا عرس بیس اگست کو تترال کھون میں منعقد ہوتا ہے۔

بچوں اور بچیوں سمیت شرکت کی دعوت عام، اور ہر محفل کے بعد لنگر کا اہتمام ہے۔